غزل

تنویر کوثر

بلبلوں کی چہچہا سے نرگسیں بھی شاد ہیں
جس طرف نظریں اٹھاؤ پھول بھی شاداب ہیں

اب تو تم آنے لگے سپنوں میں میرے بارہا
نیند میری توڑ دیتے جو مجھے نایاب ہیں

بے رخی دیکھو تو انکی کس طرح وہ جا رہے
دیکھ کر نظریں جھکا لیں بے رحم انداز ہیں

اس قدر حالات بگڑے لڑکیاں بھی ڈر رہیں
کس گماں پر کہ رہے ہو لڑکیاں آزاد ہیں

بڑھ گئے اب فاصلے ترک تعلق کر دیا
دل کا اب ہم کیا کریں وہ تو یہاں آباد ہیں

میری ہچکی کہ رہی ہے میں اسے آواز دوں
مدتوں کے بعد وہ بے چین ہیں بے تاب ہیں

آرزو تھی مدتوں سے راہ حق پر لا سکیں
وہ اریبہ کس قدر عشق خدا میں شاد ہیں